# غیر ملک میں تربیت پانے والی بےپرد عورت سے شادی کرنا

هل يُنصح بالتزوج من امرأة غير متحجبة وتربت في بلد أجنبي ؟

[ أردو - اردو - urdu ]


شيخ محمد صالح المنجد



ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب

تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

## غير ملك ميں تربيت پانے والى بےپرد عورت سے شادى كرنا

ميرى ايك مسلمان لڑكى سے شادى ہونے والى ہے ليكن وہ غير ملك ميں پرورش پانے كى بنا پر بےپرد ہے، ميں حيران اور پريشان اور خوفزدہ ہوں اور كچھ سمجھ نہيں آ رہى كہ كيا كروں، سبب يہ ہے كہ اگر شادى ہوگئى تو كيا وہ ايسے ہى بےپرد رہےگى.
ميرا سوال يہ ہے كہ مجھ پر كيا لازم آتا ہے اور كيا يہ شادى حرام ہے، كيا ميں گنہگار ہونگا، اور مجھے كيا كرنا چاہيے ؟

---

الحمد لله:

گھر ميں بيوى كا بہت زيادہ دخل اور اہميت ہے، بيوى صالح اور نيك و اچھى ہو تو ان شاء الله گھر اور اولاد بھى اچھى و بہتر ہوگى، اور اگر بيوى خراب اور غلط ہو تو پھر اس ازدواجى گھر كى خراب حالت كا اندازہ بھى نہيں كيا جا سكتا، خاوند نہ تو گھر ميں سكون حاصل كر سكتا ہے، اور نہ اسے محبت و مودت اور الفت حاصل ہوتى ہے، اور اسى طرح اولاد پر بھى منفى اثر پڑيگا، اس كا مشاہدہ بھى ہوا ہے اور اس ميں كوئى اختلاف بھى نہيں كر سكتا.
ہميں ناصح اور امين رسول كريم صلى الله عليہ وسلم نے دين والى عورت سے شادى كرنے كى نصيحت كرتے ہوئے فرمايا ہے:

" عورت سے چار وجوہات كى بنا پر شادى كى جاتى ہے: اس كے مال و دولت كى بنا اور اس كے حسب و نسب اور خاندان كى وجہ سے، اور اس كے حسن و جمال اور خوبصورتى كى بنا پر، اور اس كے دين كى وجہ سے، تمہارے ہاتھ خاك آلودہ ہوں تم دين والى كو اختيار كرو "

صحيح بخارى حديث نمبر ( ٤٨٠٢ ) صحيح مسلم حديث نمبر ( ١٤٦٦ ).

اس ليے آپ اس مبارك نصيحت پر عمل كرنے ميں كوتاہى مت برتيں، اور يہ علم ميں ركھيں كہ بيوى تو انسان كى عزت و شرف ہوتى ہے، اور وہ اس

کی اولاد کی تربیت کرنے والی ہوتی ہے، اور اس کے مال و دولت اور گھر کی امین ہوتی ہے.
اس لیے جو عورت ایسے امور کی حفاظت نہ کر سکے، اور وہ ان امور کو کما حقہ بجا لانے میں کوتاہی کی مرتکب ہو اس میں کوئی خیر و بھلائی نہیں، اور پھر انسان تو اپنے معاشرے میں رچا بسا ہوتا ہے، وہ معاشرے اور گھر کے ماحول کا بیٹا ہوتا ہے.
جب ماحول اور معاشرے کا مرد پر اثر ہوتا ہے اور مرد میں اس کا ظہور ہوتا ہے تو پھر یہ چیز تو عورتوں میں زیادہ ظاہر اور قوی ہو گی، چنانچہ جو عورت کسی غیر ملك میں رہ کر جوان ہوئی اور اس کی پرورش ایسے گھر میں ہوئی جو دینی التزام نہ رکھے تو بلا شك و شبہ اس عورت پر اس ماحول اور اس گھر کے اثرات ضرور ظاہر ہونگے.

الا یہ کہ جن بعض افراد پر اللہ سبحانہ و تعالی رحم کرے اور انہیں ہدایت و استقامت کی توفیق بخشے وہ اس ماحول میں بھی صحیح رہتے ہیں.

اگر وہ عورت ہدایت پر آنا چاہتی ہو، اور اپنے ماضی سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہے، اور یہ چاہتی ہو کہ کوئی شخص اس ہاتھ پکڑ کر استقامت کی طرف لے جائے تو پھر ہم آپ اس سے شادی کرنے کی نصحیت کرتے ہیں، اور ہم چاہیں گے کہ اس سے شادی کر لو.

لیکن اگر اس یہ حالت نہ ہو اور وہ اپنے آپ کو تبدیل نہ کرنا چاہتی ہو تو پھر ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اس سے شادی مت کریں، بلکہ اس کے علاوہ کوئی اور تلاش کریں، امید ہے کہ آپ کو جلد یا بدیر کوئی دین والی عورت مل جائے اور آپ اس سے شادی کر کے خوشی حاصل کریں.
ذیل میں ہم اپنے قول اور نصیحت کی تائید میں علماء کرام کے فتاوی جات نقل کرتے ہیں:
مستقل فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

میرا ایك بھائی بےپرد لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہے اس سلسلہ میں مجھ پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے، اور منگنی ہونے کے بعد آپ اسے کیا نصیحت

کرتے ہیں، اور اگر شادی کی تقریب میں گھر کے اندر موسیقی اور گانے بجانے کے آلات استعمال کرے تو مجھ پر کیا ذمہ داری عائد ہو گی ؟

کمیٹی کا جواب تھا:
" آپ اسے نصیحت کریں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے کسی دین والی عورت سے شادی کرے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم دین والی کو اختیار کرو "
آپ شادی کی اس تقریب میں شریك مت ہوں جس میں موسیقی اور گانے بجانے کے آلات استعمال کیے جائیں، لیکن اگر آپ اس برائی کوروکنے کی طاقت رکھتے ہوں تو پھر اس تقریب میں شریك ہو سکتے ہیں، اور اگر اس کی استطاعت نہ رکھتے ہوں کم از کم برائی سے اجتناب کریں " انتہی

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء ( ١٧ / ١٨٢ - ١٨٣ ).

کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال بھی کیا گیا:
ایك شخص نے ایسی عورت سے شادی کی جو اسلامی لباس زیب تن نہیں کرتی اسلام میں ایسے شخص کا حکم کیا ہے، اس کی بےپردگی کا گناہ اس شخص کو ہوگا یا نہیں ؟

اس شخص نے اسے بےپردگی سے باز رہنے کی نصیحت بھی کی اور پردہ کرنے کا حکم بھی دیا لیکن وہ نہ مانی تو کیا وہ اسے طلاق دے دے کیونکہ وہ اسلامی لباس زیب تن نہیں کرتی، حالانکہ وہ پردہ کو فرض بھی تسلیم کرتی ہے ؟
کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" خاوند اسے نصیحت کرتا رہے اور بہتر طریقہ سے اس کی راہنمائی کرے؛ امید ہے اللہ سبحانہ و تعالی اسے ہدایت و توفیق سے نواز دے، جب خاوند اسے نصیحت کی کوشش کرے اور اس کی راہنمائی کرے تو خاوند پر گناہ نہیں، اور اگر اس کے باوجود بھی وہ اس برائی پر اصرار کرتی ہے تو پھر وہ اسے طلاق دے دے " انتہی

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء ( ١٧ / ١٨١ ).

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ بیوی کی صفات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:
" بیوی دیندار ہونی چاہیے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:
" عورت سے چار وجوہات کی بنا پر شادی کی جاتی ہے: اس کے مال و دولت کی بنا اور اس کے حسب و نسب اور خاندان کی وجہ سے، اور اس کے حسن و جمال اور خوبصورتی کی بنا پر، اور اس کے دین کی وجہ سے، تمہارے ہاتھ خاک آلودہ ہوں تم دین والی کو اختیار کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( ٤٨٠٢ ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( ١٤٦٦ ).

دین والی عورت اللہ سبحانہ و تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری میں اپنے خاوند کی ممد و معاون ثابت ہوتی ہے، اور اس کے ہاتھ پر تربیت پانے والی اولاد بھی نیك و صالح رہتی ہے، اور اسی طرح خاوند کی غیر موجودگی میں اس کے مال و عزت اور گھر کی حفاظت کرتی ہے.

لیکن جو بیوی دین والی نہ ہو ہو سکتا ہے وہ مستقبل میں اسے نقصان و ضرر دے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

" تم دین والی کو اختیار کرو "

چنانچہ جب دین کے ساتھ حسن و جمال اور مال و دولت اور حسب و نسب بھی جمع ہو جائے تو پھر نور علی نور ہے، وگرنہ دین والی ہی اختیار کرنی چاہیے.

اگر کسی شخص کی دو بیویاں ہوں ان میں سے ایك حسین و جمیل ہو اور اس میں فسق و فجور نہ پایا جائے اور دوسری اتنی زیادہ خوبصورت تو نہ ہو لیکن حسین و جمیل سے زیادہ دین والی ہو تو دونوں میں سے کسے اختیار کرے ؟
اسے دین والی اختیار کرنی چاہیے.
ہو سکتا ہے کوئی شخص کہے: میں ایسی عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں جو دین والی نہیں، ہو سکتا ہے اللہ تعالی اسے میرے ہاتھ پر ہدایت نصیب کر دے ؟
ہم اسے یہ کہیں گے کہ: ہم مستقبل کے مکلف نہیں، کیونکہ مستقبل کے بارہ میں تو کسی کو علم نہیں، ہو سکتا ہے تم اس سے اس لیے شادی کرو کہ اللہ تعالی اسے تمہارے ہاتھ پر ہدایت نصیب کر دے، لیکن وہ تمہیں بھی ایسا ہی بنا دے جیسی خود ہے، اس طرح تم اس کے ہاتھوں شقی و بدبخت بن کر رہ جاؤ " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع ( ١٢ / ١٣ / ١٤ ).

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر ( ٩٦٥٨٤ ) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے لیے نیك وصالح بیوی کے حصول میں آسانی پیدا فرمائے، اور آپ دونوں كي نیك و صالح خاندان بنانے میں مدد فرمائے.

واللہ اعلم .